نور افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۴ | مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

JAURAON

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔	عہ ۱۱/
ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔	عہ ۱۸/
، ، دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔	عہ ۱۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

ضمیمہ دھرم جیون مطبوعہ ۴ جنوری میں ایک آرٹیکل بعنوان "دین مسیحی اور تہذیب" شایع ہوا ہے جسکا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم مسٹر بوتھ کے ایڈریس کی آڑ لیکر مسیحی مشنریوں کی ہندوستان میں سو برس کی کوشش کے نتایج کو صرف بیرونی تہذیب کی ترقی پر محمول کرکے دین عیسوی کی اُن برکات پر جو اس ملک کے لوگوں کو انجیلی تعلیم کی بدولت حاصل ہوئیں پردہ ڈالے۔ ضرور نہیں کہ ہم اپنے ہمعصر کے ہر ایک جملہ کا مفصل جواب لکھیں کیونکہ ہمارے ایک مضمون نگار نے اسکا مدلل جواب بعنوان "پنڈت اگنی ہوتری کی پرشن اُتری" لکھا ہے جسکو ہم نمبر ہذا میں بصیغہ مراسلات بجنسہ درج کرتے ہیں۔ اور فی الحال ناظرین نور افشاں کے لئے مشنری میٹنگ شملہ کے موقع پر سر چارلس الیوٹ کے سی ایس آئی ممبر کونسل والیسرائے ہند کی تقریر کو جو قبل ازیں رسالہ مبشر میں شایع ہوئی درج کرتے ہیں تاکہ ایک تجربہ کار مدبر انگریز کے خیالات کا مسیحی دین کی ترقی اور مشنریوں کے کام کے نتایج کی نسبت مسٹر بوتھ کے خیالات سے جنہوں نے ہندوستان کی کبھی شکل بھی نہ دیکھی مقابلہ اور اندازہ بخوبی ہو سکے + و ہو ہذا۔

مشنری میٹنگ شملہ

یہہ مشنری میٹنگ شملہ میں بتاریخ ۲۹ ماہ جولائی گذشتہ منعقد ہوئی۔ اس میں سر چارلس الیوٹ صاحب کے سی ایس آئی (ممبر کونسل والیسرائے) نے جو تقریر کی۔ ہم اسکا خلاصہ اسوقت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے سب مہربان ایک اعلیٰ عہدہ دار گورنمنٹ کے خیالات سے جو مشن کے کام کے بارے میں رکھتے ہیں واقف ہو جاویں + فہو ہذا

جب مجھے اس میٹنگ میں آنے اور سپیچ دینے کے لئے کہا گیا۔ تو میں نے خیال کیا کہ مجھے پادری صاحبان کے کام سے بہت کم واقفیت ہے۔ اس لئے میں ایسی دلپسند باتیں نہیں سُنا سکونگا۔ جیسے کہ اور پادری صاحبان سُناوینگے۔ تاہم میں نے سوچا کہ ایک بات کا میں ذکر کر سکتا ہوں کہ اگر اُن اعتراضات کا جو پادری صاحبوں کے خلاف کئے گئے ہیں۔ جواب دیدوں تو خالی از فایدہ نہ ہوگا۔ تین طرح کے اعتراض پادری صاحبان کے کام کے برخلاف کئے گئے ہیں۔ بعض معترض کہتے ہیں کہ اُنکے کام کا نتیجہ مطلق صفر ہے۔ یا صفر کے برابر ہے۔ بعض مشنری کام کے طریقوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ سکولوں میں تعلیم دینا بازاری منادی سے اچھا ہے۔ اور بعض بازاری منادی کو سکولوں کے کام پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور بعضوں نے یہہ اعتراض بھی کیا ہے کہ پادری صاحبان ہندوستان میں بڑی شان و شوکت سے رہتے ہیں۔ اس لئے اُنکی تنخواہیں کم کرنی چاہئیں اور مستقل مشن

قایم کرنی چاہئیں۔ پہلے اعتراض کے جواب میں اگرچہ کوئی شخص پادری صاحبان کے بیان میں شک ظاہر کرسکتا ہو۔ مگر اگر کوئی ملازم گورنمنٹ جو واقعات پر لحاظ کرنے اور کام کا اندازہ نتیجوں سے کرنے کا عادی ہو رہا ہو۔ مشنری کام پر اپنی راے ظاہر کرے تو اُسکا بہت وزن ہو سکتا ہو +

سب سے پہلے میں مشنری کام کے متعلق چند باتوں کا بیان کرونگا۔ جو پادری صاحبان و مشن کی رپورٹوں سے نہیں لی گئیں۔ مگر سرکاری طور پر معلوم ہوئی ہیں۔ دو برس گذرے کہ اس کمرے میں سر چارلس ایچسن صاحب نے (جو اُسوقت لفٹنٹ گورنر پنجاب تھے) سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری ہندوستان سے جو نتایج دین عیسوی کے پھیلنے کے بارے میں ظاہر ہوئے بیان کئے تھے۔ مگر چونکہ اس ملک ہندوستان میں۔ سامعین بہت جلدی بدل جاتے ہیں۔ اور ایسی باتیں جلد بھول بھی جاتی ہیں۔ اور علاوہ اسکے بہت ضروری بھی ہیں۔ تو میں اُنکا خلاصہ اسوقت پھر بیان کرتا ہوں۔ کہ سنہ ۱۸۷۲ء سے سنہ ۱۸۸۱ء تک عام آبادی ہندوستان کی ترقی آٹھ فیصدی ہوئی۔ لیکن مسیحیوں کی تعداد کی بیشی تیس فیصدی ہوئی۔ بعض صوبجات میں ایک سو چالیس اور دو سو پچاس فیصدی بھی بڑھتی ہوئی۔ اب پھر نئی مردم شماری کا وقت نزدیک آیا ہو۔ اور دو برس کے بعد جو صاحب یہاں پر میری جگہہ لکچر دیگا۔ وہ سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک کے نتایج دین مسیحی کی ترقی کا بیان کریگا۔ اور دکھلا دیگا کہ سابقہ کمشنر مردم شماری سر ڈبلیو پلوڈن صاحب کی پیشینگوئی کہانتک پوری ہوئی۔ جس نے کہا تھا کہ آیندہ مردم شماری سے ہم معلوم کرینگے کہ کلام کا بیج جو بویا گیا اُسنے پچھلے وقتوں سے بہت زیادہ اُنکے پھل دیا ہو۔ خیر یہہ تو جب ہوگا دیکھا جاویگا۔ مگر اسوقت بھی پختہ طور سے معلوم ہو کہ دین مسیحی ہندوستان میں ترقی کر رہا ہو۔ اور مشن کے خیرخواہوں کو ہمت دلانے کے لئے کافی ثبوت اس امر کا بھی موجود ہو۔ باایں ہمہ تعجب انگیز بات ہو کہ بعض یورپین صاحبان ہندوستان میں رہکے بھی مشن کے حال سے بہت ناواقف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے بنگلور سے ایک چٹھی ٹائمس میں چھپوائی جسمیں اُسنے کہا کہ میں نے اپنی لمبی ملازمت میں کوئی اشراف ہندوستانی شخص مسیحی ہوتے نہیں دیکھا۔ اسکے جواب میں اگرچہ کہہ سکتے ہیں کہ آنکھ صرف سامنے کی چیز کو ہی دیکھتی ہو۔ تاہم اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ ہم لوگوں کو جو ملازم گورنمنٹ ہیں ہندوستان کے لوگوں کے حال سے کیسی کم آگاہی ہو۔ وجہہ اسکی یہہ ہو۔ کہ کثرت کار کے باعث ہر کوئی اپنے اپنے کام میں یہانتک مشغول رہتا ہو کہ دوسروں کے حالات سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے بہت کم وقت ملتا ہو۔ یہانتک کہ دو صیغہ کے ملازمان جو پاس پاس رہتے ہیں ایک دوسرے کے حال کو بہت کم جانتے ہیں۔ مجھے یاد ہو کہ جس جہاز میں میں انگلینڈ سے ہندوستان کو آتا تھا۔ اُسی جہاز میں ایک زنانہ مشنری لیڈی نے لیڈی ڈلک سے (جو اُسی جہاز میں تھی) اپنے کام کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہمارے زنانہ سکولوں میں ایک کتاب پڑھانے سے جسکو گورنمنٹ نے لازمی مقرر کیا ہوا ہو۔ اور جسمیں اخلاقی باتیں نہیں۔ بہت نقصان ہوتا ہو۔ اتفاق سے اُسی جہاز میں پنجاب کے سررشتہ تعلیم کا ایک اعلیٰ افسر بھی تھا۔ لیڈی ڈلک نے جب یہہ بات اُس سے کہی تو اُسنے جواب دیا کہ اُس کتاب کا پڑھانا لازمی نہیں بلکہ اختیاری ہو۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ ہندوستان میں ایک صیغہ کے اشخاص دوسروں کے کام سے کہانتک ناواقف رہتے ہیں۔ اگر میرے کلام کی کچھ وقعت ہو تو میں بلند آواز سے کہونگا کہ ہر ایک جماعت کے لوگوں کو دوسروں کے حال سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے اپنی فرصت کا وقت زیادہ خرچ کرنا چاہئے۔ خصوصًا مشنریوں کے کام سے تو واقفیت پیدا کرنی نہایت ضروری ہو کہ کیسی کیسی تکالیف وہ اپنے اوپر اُٹھاتے ہیں۔ اور ہندوستانی لوگ گو اُنکی وعظ یا نصیحت کو قبول نہ کریں تاہم کیسا ادب اور عزت اُنکی کرتے ہیں +

اَب اُن شخصوں کے جواب میں جو کہتے ہیں کہ سستی مشن قایم کرنی چاہئے۔ اور پادریوں کو فقیروں کیطرح رہنا چاہئے میں کہتا ہوں کہ فقیر کا خیال اس ملک میں یہہ ہو کہ ایک شخص ننگا رہے۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے علیحدہ ہو جاوے اور جو لوگ اُسکے پاس آویں اُنکی مرادات کا منتر و کلام وغیرہ پڑھکے پورا کر دینے کا وعدہ کرے۔ کیا یہہ نمونہ ہم پادری صاحبوں یا دیگر مسیحیوں کے پیش کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اور پھر اگر اُنکی تنخواہوں کو کم کر دیا جاوے تو اُنکا وہی حال ہوگا جو بڑے شہروں کے بازاروں میں اکثر لوفروں کا دیکھا جاتا ہو۔ اُنکی بدنی صحت میں بباعث سختیاں اُٹھانے کے نقصان آویگا۔ اور کچھ زیادہ فایدہ لوگوں کو نہ پہنچا سکینگے۔ بہت پادری صاحبان تو اپنے خرچ سے گذارہ کر کے مشن کا کام کرتے ہیں۔ مگر جو نہیں کرتے اُنکی تنخواہیں کم کرنے سے میری دانست میں نہ تو کفایت شعاری ہوگی اور نہ کام عمدہ طور سے چلیگا۔ صرف ایک ہی طریقہ مشنوں کے خرچ کے کم کرنے کا ہو۔ کہ زیادہ دیسی لوگوں کو بجاے یورپینوں کے مقرر کیا جاوے۔ اور چند دیسیوں پر ایک یورپین مشنری رہے۔ اس طرح خرچ میں بھی کمی ہوگی۔ اور کام بھی بخوبی چلیگا +

اَب آخر میں میں اپنی راے مشنوں کے بارے میں ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ جس کام کے لئے پروردگار جہان نے انگلینڈ کو ہندوستان کی سلطنت عطا کی ہو۔ اُس کام کو مشن ہی انجام دینگے۔ گورنمنٹ آف انڈیا لوگوں کی بہتری کے واسطے بہت کچھ کر سکتی ہو اچھی عدالتیں قایم کر سکتی ہو ملک میں صلح و امن قایم رکھ سکتی ہو۔ اور قحط کے نتیجوں سے ملک کو کسیقدر محفوظ رکھ سکتی ہو۔ لوگوں کو دنیاوی تعلیم دے سکتی ہو۔ اور چند مسایل اخلاقیہ بھی سکھا سکتی ہو۔ لیکن

اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی - اور نہ اعلیٰ ترین مسایل اخلاقیہ کو معہ کامل ترین نمونہ زندگی کے لوگوں کو پیش کر سکتی ہے - یہہ کام پادری صاحبان کا ہے - اور میں دلیری سے کہتا ہوں کہ اگر مشن ہندوستان میں نہ ہوں تو اُنکا ایجاد کرنا ہمارا فرض ہے - ۱۸۴۹ء میں جب صوبہ پنجاب ملحق ممالک قیصرہ ہند کیا گیا - تو اُن دنوں کے مشہور لفٹنٹ گورنر پنجاب نے چرچ مشن سوسائیٹی کو انگلینڈ میں لکھا کہ چند پادری صاحبوں کو اس صوبہ میں بھیجدیں - فی زمانا جبکہ ہزارہا پادری صاحبان اس مُلک میں موجود ہیں تو ہمارا یہہ فرض ہے - کہ دوستانہ صلاح سے روپیہ سے اور ہمدردی سے اُنکی مدد کریں - اور مجھے اُمید ہو کہ میرے سامعین جو یہاں موجود ہیں ایسے مدد دینے کے لئے آئندہ کو زیادہ تیار ہونگے *

کم شماری کی فتحمندی

(ڈاکٹر پنٹیکوسٹ صاحب کے ایک لکچر کا خلاصہ)

اگرچہ ایماندار ہر زمانہ میں تھوڑے رہے اور بظاہر ناکامیاب معلوم ہوئے لیکن تاہم وہی فتحمند اور غالب نکلے - جب نوح نے ایک سو بیس برس تک منادی کی اُسکے گھرانے کے سوا ایک بھی مرید نہ ہوا تو بھی اُسنے صبر اور ایمان کا نمونہ پچھلے زمانہ کے لئے چھوڑ کے بیشمار لوگوں کو فایدہ پہنچایا - موسیٰ بھی کیسا ناکامیاب معلوم ہوا! اگرچہ اُسنے اسرائیلیوں کو مصر سے نکالا اور لال سمندر کے پار پہنچایا - اور خدا نے اُنکو چٹان سے پانی پلایا - اور کھانے کے لئے من بھیجا - تو بھی چالیس برس تک بیابان میں پھرنا پڑا اور یشوع اور کالب کے سوا سب کے سب جو بیس برس کے تھے جب مصر سے نکلے جنگل میں مرگئے اور خود موسیٰ بھی کنعان میں داخل نہ ہو سکا - دیکھنے میں موسیٰ ناکامیاب رہا - پر اُسکے مرنے پر اُسکا کام ختم نہ ہوا - اُسکی شریعت تمام دنیا میں پھیلتی اور قبول کی جاتی ہے - اُسکے جیتے جی تھوڑے لوگ اُسکے مطیع اور فرمانبردار رہے - لیکن جبکہ مصر کے زبردست فرعونوں کے نام باقی نہ رہے موسیٰ کا نام زمانہ بزمانہ پھیلتا اور مشہور ہوتا چلا جاتا ہے - جب اسرائیلی لوگ کنعان میں خدا سے برگشتہ ہوکے بت پرستی کرنے لگے اور نبی اُنکو سمجھانے اور بدی سے پھیرنے کے لئے بھیجے گئے وے بھی ناکامیاب معلوم ہوئے - یسعیاہ نے برسوں تک سرگرمی کے ساتھ منادی کرنے کے بعد پکارا - "ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خدا کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟" کیا یسعیاہ ہار گیا یا اُسکی محنت بیفایدہ ہوئی؟ ہرگز نہیں - آج کروڑوں آدمیوں کے دلپر اُسکی باتیں تاثیر کرتی اور اُنہیں تسلّی و تقویت بخشتی ہیں - الیاہ بھی ناکامیاب معلوم ہوا - اگرچہ اُسکے دُعا مانگنے پر آگ آسمان سے اُتری اور پھر اُسی آسمان سے پانی بھی برسا اور لوگوں نے پکارا "یہوواہ وہی خدا ہے" تاہم وے پیچھے بت پرستی میں پھنس گئے اور الیاہ کو بڑی رنجیدگی ہوئی تو بھی وہی فتحمند ہوا - دانیئیل کا بھی یہی حال تھا - بت پرست بادشاہ کے دربار میں وہی اکیلا بت پرستی اور بدکاری کو منع کرنیکی ہمت رکھتا تھا تو بھی وہی فتحمند ہوا - اُسنے نہ صرف خدا کو اُن لوگوں پر جو پہلے اُسکو نہ جانتے تھے ظاہر کیا بلکہ نبوت کی روشنی آئندہ زمانہ کی تاریکی پر چمکا کے ایمانداروں کے دلوں کو مسیح کی اُمید اور پیشینگوئیوں سے خوش کیا *

مسیح کا بھی حال دیکھو - اُسکے تھوڑے سے شاگرد ہوگئے اور دشمن بہت ہوئے - اُسنے دعویٰ کیا کہ میں بادشاہ ہوں اور میری بادشاہت ہمیشہ تک رہیگی - اور جب اُسکا کام شروع ہی معلوم ہوا وہ بدکاروں کے بیچ میں صلیب پر چڑھایا گیا - لوگ سمجھتے تھے کہ اسکا نام و نشان جلد جاتا رہیگا پر کیا ہوا؟ رومی سپاہیوں نے اُسے صلیب پر چڑھایا - پر تین چار سو برس پیچھے روم کے بادشاہوں نے صلیب کے آگے سر جھکایا اور مسیح کو خداوند اور نجات دہندہ تسلیم کیا اور اب کروڑوں آدمی اُسے بدل و جان پیار کرتے ہیں اور دُنیا کا خیال اُسکی طرف لگا ہے - اور اب کیا ہوگا؟ لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی مذہب ہندوستان میں نہیں پھیلتا اور نہ پھیلیگا یہہ بات بالکل غلط ہے - اگرچہ پہلی صدی میں رسول جنکو معجزہ کرنیکی طاقت حاصل تھی انجیل کے سُنانے والے تھے اور کلیسیا کی بڑی ترقی ہوئی تو بھی اُس سے بھی زیادہ اِس گذری صدی میں ہندوستان میں انجیل کی فتحمندی ہوئی ہے - ہر قوم اور ہر مذہب جو انجیل کے مخالف ہوئے ہار گئے اور کم زور ہوگئے خدا نے فرمایا ہے کہ "میں نے اپنے بادشاہ کو اپنے کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے" اور جو شخص مسیح کا سامنا کریں اور اُسکے مخالف منصوبہ باندھیں وہ اُنپر ہنسیگا اور ٹھٹھے میں اُڑائیگا - اگرچہ خدا کے فتحمند لوگ کم ہوں میں اُنمیں شامل ہونا چاہتا ہوں - خدا کرے بہتوں کی یہی خواہش اور ارادہ ہو *

ہتارتھ پترکا - اجمیر

فی الحقیقت نور افشاں مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۹۰ء میں جو ایک مضمون بعنوان "ضمیمہ دھرم جیون" منشی نظام الدین صاحب مقیمی وسوا کیطرف سے شایع ہوا - بقول دھرم جیون اس ڈھنگ سے راقم نے رائے زنی کی ہے کہ جس سے غلط فہمی سے یہہ احتمال ہوتا ہے کہ وہ جملہ دھرم جیون کا اپنا ہے - حالانکہ ہمارے ہمعصر نے یہہ دکھلایا تھا کہ دیانند نے مسیح کے حق میں ایسے بیجا اور غلط الزام ناسمجھی سے لگائے - اور بوقت اندراج ہمکو بالکل اسکا خیال نہ ہوا ورنہ ضرور فٹ نوٹ لکھکر ظاہر کر دیتے کہ یہہ رائے مسیح کی نسبت دھرم جیون کی نہیں لیکن دیانند جی کی ہے *

ہم اپنے ہمعصر دھرم جیون کے جواب میں صرف اتنا لکھنا مناسب جانتے ہیں کہ چرچ کی چوٹی پر صلیب کا نشان بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر کوئی بناتا ہے تو اُسمیں اور کسی مردہ کی لاش کو متبرک جانکر بامید حصول ثواب چھونے میں

جو فرق ہو سو ظاہر ہو عشائے ربانی میں روٹی اور شیرہ انگور کا استعمال کرنا جو مسیح کی موت کی یادگار تھا میں عمل میں آتا ہو خداوند نے اُسکے کرنیکا حکم دیا مگر انجیل میں کہیں نہیں لکھا کہ کسی مردہ کی لاش کو تبرکاً بمراد حصول ثواب چھونا جائز ہو جیساکہ رومن کیتھولک سادھو کی لاش کے بارہ میں آپ نے تحریر فرمایا تھا کسی عزیز یا رشتہ دار کی لاش کو دفن کرنے کے لئے اُٹھا لیجانے میں اور امر متنازعہ فیہ میں کچھ مناسبت مطلق نہیں پائی جاتی- دفن کرانے کے بعد کسی موقعہ پر قبر پر جا کر پھول چڑھانا فعل عبث ہو- شاید ہم میں سے کسی کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا +

عہد جدید کی صحت کا بیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲ جلد ۱۹)

اب ہم ایشیا کے برِ اعظم میں داخل ہوتے ہیں جہاں اکثر ہماری مقدس کتابیں تصنیف اور قلمبند ہوئیں- ہم قدیم سیریا کی کلیسیا کو گواہ طلب کرنے سے شروع کرتے ہیں ملک سیریا میں جو پالسٹین کے شمال میں اور جانب مغرب سمندر سے محدود ہو اور مشرق کیطرف فرات اور اُسکے پرے تک پھیلا ہوا ہو- دین عیسوی زمانۂ رسولی ہی میں قایم ہوگیا تھا- لیکن چونکہ سریانی زبان جو فی الحقیقت عبرانی کی ہمجنس تھی زبان یونانی سے بالکل مختلف تھی عہد جدید کا ایک ترجمہ جلد ضرور ہوا- اسکے مطابق ہم معلوم کرتے ہیں کہ سریانی میں ایک ترجمہ تاریخ پشیتو میں یعنی دوسری صدی کے اختتام سے پہلے کیا گیا تھا- یہہ بہت قدیم ترجمہ بہ تغیر خفیفہ نہ صرف آجتک موجود ہو بلکہ ایک (مستند ترجمہ ہو) جو سریانی کلیسیا کی سب متفرق جماعتوں میں جنکا سراغ چوتھی صدی تک پہنچتا ہو مستعمل ہو- یہہ ترجمہ پشیتو کے نام سے مشہور ہو بجز دوم اور سوم یوحنا کے خطوط کے اور دوم پطرس یہودا اور مکاشفات کے ہمارے موجودہ عہد جدید کی سب کتابیں اُسمیں موجود ہیں

اس گواہی کی زیادہ تصدیق اُن سریانی مصنفوں سے ہو سکتی ہو جو اُس زمانہ سے علاقہ رکھتے تھے اور جنکی تصنیفات کا بقیہ ہمارے زمانہ تک محفوظ رہا ہو- لیکن پشیتو خود ایک کافی گواہ ہو اور نہایت صفائی سے اس حقیقت پر گواہی دیتا ہو کہ سریانی کلیسیا کے ہاتھ میں دوسری صدی کے اختتام سے پہلے ہی عہد جدید تھا جو اب ہمارے ہاتھ میں موجود ہو +

ہم سیریا سے جانب شمال ایشیا کوچک میں گذرتے اور اس سرزمین کی کلیسیا کو گواہ طلب کرتے ہیں- ارنیوس جسکو ہم نے فرانس کی کلیسیا کا گواہ جانکر ابھی تحقیقات کی ہو اسی سرزمین میں پیدا ہوا تھا اور بقول اُسکے اُسکی ابتدائی جوانی اسی ملک میں ازمرنا کے بشپ پولیکارپ کے زیر تعلیم گذری جو یوحنا رسول کا شاگرد تھا- وہ اُن پاک کتابوں کے کسی اختلاف کا جو ایشیائے کوچک اور فرانس کی کلیسیا کے درمیان موجود تھیں ذکر نہیں کرتا ہو بلکہ اُسکے برعکس اسکی گواہی بصفائی دلالت کرتی ہو کہ ایشیائے کوچک کی کلیسیا نے انہیں کتابوں کو قبول کیا جنہیں فرانس کی کلیسیا نے اور ہم نے قبول کیا ہو- لیکن ماسوا اسکی گواہی کے ہم ابھی دیکھینگے کہ دوسری صدی کے دوسرے نصف سے مدت پہلے عہد جدید کی تمام کتابیں کلیسیائے مذکورہ میں مستعمل ہوئی ثابت کیجا سکتی ہیں- یا یوں کہیں کہ ہم نہایت مضبوط قسم کی اتفاقی گواہی سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ دوسری صدی کے دوسرے نصف میں ایشیائے کوچک کی کلیسیا میں یہی مقدس کتابیں مستعمل تھیں جیسی کہ انیسویں صدی کی کلیسیا میں مستعمل ہیں +

(باقی پھر)

غور طلب

یسوع نے اُسے جواب دیا اور کہا میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں جبتک کوئی سر نو پیدا نہ ہو خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھ سکتا- یوحنا ۳/۳

مُراسلات

پنڈت اگنی ہوتری اور اُنکی پرشنوتری

وہ اشخاص جو گھر جانے منمانے سوالات گھڑ کر پھر آپ ہی اُنکے مجیب بنجاتے ہیں سخت غلطی پر ہیں- اس قسم کی من گھڑت سے کسی عالم کو سایل بنا لینا اور پھر اُسکو جواب دینا صرف غلط ہی نہیں ہو بلکہ موجب ندامت بھی ہو- اور اُسکے مصداق اگنی ہوتری صاحب ہیں- جنہوں نے اپنے ضمیمہ دھرم جیون مطبوعہ ۴ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء میں "دین مسیحی اور تہذیب" کے عنوان سے ایک مضمون لکھ مارا ہو- معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کونسے پادری صاحبان ہیں جنہوں نے کسی ملک میں بیرونی تہذیب کی ترقی سے جس تہذیب کے معنی اگنی ہوتری صاحب نے نہ معلوم کس لغت سے کوٹ پتلون دیکھے ہیں- مسیحی دین کی ترقی کا اندازہ لگایا ہو- خیالشا اُنڈریس مرحوم مسٹر بوتھ کی چند سطور پر آپ نے قیاس مع الفارق نے اضمار قبل الذکر کے لحاظ سے یہہ الزام پادری صاحبان کے ذمہ ٹھہرایا ہو- ورنہ ہم نے تو آجتک کسی ادنیٰ مسیحی واعظ سے بھی نہیں سُنا کہ کوٹ پتلون سے معلوم ہوتا ہو کہ مسیحی دین نے ترقی کی چہ جائیکہ کوئی پادری صاحب ایسا اندازہ لگا دیں- یہہ اگنی ہوتری صاحب کی تہذیب کا جواب ہو- اب ہم تہذیب کے اصلی معنوں پر جو لغوی ہیں یعنی "پاک کردن" و "اصلاح دادن" کے مفہوم سے بتاتے اور دکھاتے ہیں کہ وہ اخلاقی صفائیاں اور مذہبی جنہرائیاں جو آج ہندوستان کے غیر اقوام میں چمک دمک دکھا رہی ہیں اور جس برتے پر اگنی ہوتری صاحب بھی

قدرے قلیل اشخاص کے پیشوا بنے بیٹھے ہیں یا پانند سرستی صاحب ہندو یا محمدی بھائیوں میں سر سید احمد خان صاحب نجم الہند وغیرہ اپنے اپنے مذہبوں کی تہذیب پر آمادہ اور دلدادہ ہیں یہہ درحقیقت مسیحی دین کی ترقی اور قرانی اور ویدی مذہب کی تنزلی ہو۔ ہاں سچ یہہ کارروائیاں دین مسیحی کے لئے راستہ کھولتی ہیں اور مسیحی دین خمیر کی صورت تمام ہندوستان میں سرایت کرتا جاتا ہو بشرطیکہ کسی مذہب کی ترقی شمار عوام پر منحصر نہ ہو بلکہ اُسکی تعلیم و الہام ربّ آپکو معلوم ہوگا کہ درحقیقت جو تہذیب مسیحی دین کہی جا سکتی ہو اُسنے کہانتک اپنے چوگرد ترقی کی ہو۔ یہہ سچ ہو کہ مسیح بچانے اور دلہن خدا کیطرف ملانے کے لئے آیا تھا۔ لیکن جسطرح آفتاب سے سوائے روشنی کے اور اَور بھی فوائد ہیں اُسی طرح آفتاب صداقت کی تہذیب اخلاقی و اطوار و سیاست مُدن سے انکار نہ کرنا چاہئے رہی یہہ بات کہ مسیح سے پہلے بھی دُنیا میں تہذیب تھی۔ اسکا جواب مرحوم مسٹر بوتھ کی روح کو یہہ دیجئے کہ مسیح کے جسم میں آنے سے پہلے اُسکی کلیسیا اور اُسکا الہام موجود تھا پس جسطرح آجکل اُسی طرح مسیح سے پہلے بھی کلیسیا اور اُسکے الہام سے بت پرست اقوام نے تہذیب میں ترقی کی۔ چونکہ یہہ مضمون بلا ضرورت آپنے اپنے پرچہ میں درج نہیں فرمایا ہو بلکہ بجائے شکر گذاری کے انجیل کی روشنی کا کفران نعمت عمل میں آیا ہو۔ لہٰذا واجباً عرض کیا گیا ✦

راقم گیدار ناتھ۔ از مدرسہ علم الٰہی۔ سہارنپور

ڈیرہ نانک میں میلاد شریف کی خوشی

میرا خیال ہو۔ کہ بڑے بڑے شہروں کے علاوہ بہت ہی کم لوگ ہیں جو اس دن کی اصلیت سے واقف ہوں۔ صرف اتنا جانتے ہیں کہ بڑا دن کوئی انگریزوں کا دن ہو اسی قسم کے خیالات ڈیرہ نانک میں دیکھے سُنے گئے۔ مگر اس دسمبر کی ۲۵ تاریخ اس شہر کے لوگوں کے واسطے بالکل عجیب اور نئی بات تھی۔ اُنکو معلوم ہوگیا۔ کہ بڑا دن کوئی انگریزوں ہی کا دن نہیں بلکہ عیسائیوں کی عید ہو۔ اور بڑی عید ہو۔ یہہ پہلی ہی دفعہ ہو کہ اس شہر میں ایسی خوشی مسیحی بھائیوں کیطرف سے کی گئی ✦

۲۴ تاریخ شام کو دیہات کے مسیحی یہاں تشریف لے آئے۔ نیز آپی مشن سیالکوٹ کے چند مسیحی معہ خاندان آگئے۔ ساری رات گاتے بجاتے رہے۔ گیان اور بھجن ہوتا رہا۔ شہر کے بہت لوگ سُننے کیواسطے آتے جاتے رہے جو آیا نارنگیوں سے اُسکی تواضع کی گئی۔ رات کے پچھلے پہر ۴ بجے اُٹھکر اوّل تو ایک گولہ بارود چھوڑ دیا۔ اور ہلیلویاہ کا نعرہ مارا اور جے جے کا شور مچایا۔ پھر تمام شہر کے گلی کوچہ بازار میں پھر کر مسیح خداوند کے مجسم ہونیکے گیت راحت دل سے بلند ۲ گاتے پھرے۔ اُسوقت آدمی اور عورتیں اندر سے نکل نکل کر دروازوں پر سُننے کو کھڑے ہوگئے۔ صبح کو واپس مکان پر آئے۔ خاص عبادت کی گئی۔ بعض محمدی بھائی بھی اُسوقت حاضر تھے جو صرف مسیح کے مجسم ہونے کا بیان سُننے آئے تھے۔ بہت شکر و دعا اور خوشی حاصل ہوئی۔ تیسرے پہر سب بھائی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ بارش بھی خوب ہوئی۔ غرض کہ آسمان زمین پر خوشی ہو رہی تھی ✦

واعظ

ہندوستانی گیت

صاحب نور افشاں نے ۲۵ دسمبر کے پرچہ میں لوک ہند سے ایک خبر نقل کی ہو۔ جسکی وہ خود بھی تائید کرتے ہیں اُسکے ایک حصہ کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ کہ ہندوستانیوں کو اپنے خداوند کی مدح سرائی دیسی راگ میں دیسی باجوں کے ساتھ کرنی چاہئے۔ اور اُنمیں خوب مہارت پیدا کرنی مناسب ہو۔ تاکہ لائق طور پر ثناخوانی کی جائے۔ مسیحی واعظوں کو بھی بازاروں میں وعظ کے وقت ایسے گیت و بھجن گانے بجانے زیبا ہیں۔ وجہہ اسکی یہہ بتاتے ہیں۔ کہ انگریزی لَے کے گیت مطبوع طبائع ہندوستانی خاص و عام نہیں ہو سکتے۔ پھر کہتے ہیں کہ انگریزی لَے کے نظم صرف گرجاؤں میں گانے چاہئیں ✦

تعجب ہو کہ جب وہ مطبوع طبائع ہندوستانی نہیں تو پھر اُنکو گرجوں میں بھی کیوں گایا جائے۔ کیوں نہ ہندوستانی راگ کے گیت بھجن گرجوں میں بھی گائے جائیں کیا وہ راگ اور بھجن اس لائق نہیں کہ گرجوں میں عبادت کے وقت گائے جائیں۔ اگر وہاں کے لائق نہیں تو کسی جگہہ بھی اُنسے مدح سرائی واجب و درست نہیں۔ ہماری سمجھ میں تو نہایت ہی مناسب ہو کہ ہندوستانی ہی گیت بھجن گرجوں میں گائے جائیں۔ البتہ جہاں انگریزی راگ کے سمجھنے اور گانے والے موجود ہوں وہاں انگریزی گائے جائیں۔ مگر عام ہندوستانی گرجوں میں ہندوستانی بھجن ہی گانے مناسب ہیں۔ یہہ طریقہ درست نہیں معلوم ہوتا۔ جیسا کہ نارووال میں ہو۔ کہ دیہات کے تمام گرجاؤں میں تو پنجابی گیت بھجن گائے جاتے ہیں۔ مگر خاص شہر کے عبادت خانہ میں انگریزی راگ کے گیت انگریزی لَے میں انگریزی باجہ کے ساتھ ۶۰۔ ۷۰ حاضرین میں سے بمشکل دس سمجھنے والے اس راگ کے ہوتے ہیں۔ یہہ دس بھی ہندوستانی راگ کو گا سکتے اور پنجابی بھجن سمجھ سکتے ہیں۔ مگر وہی لکیر کے فقیر انگریزی لَے لئے جاتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہو کہ ہر ایک جگہہ کی چرچ کمیٹیاں اسکا انتظام کرینگی۔ سکاچ مشن سیالکوٹ کا عمدہ انتظام ہو کہ ہر ایک قسم کے گیت بھجن یکساں ہر ایک گرجا میں گائے جاتے ہیں۔ کوئی تفاوت نہیں۔ ہمارے اس علاقہ میں تمام مسیحی ڈھولک اور منجیروں کے ساتھ پنجابی بھجن گاتے بجاتے ہیں۔ شائقین اگر

چاہیں تو یہاں آکر سن سکتے اور لطف اٹھا سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے سننے کی دعوت ہی +

ڈیرہ نانک (پنجاب) — واعظ

مشن اسکولوں کے معلم ہندو اور عیسائی

مشن سکولوں کی نسبت بڑی مشکل بہت جگہہ یہہ پیش آتی ہی کہ عیسائی معلم خواہ دیہاتی اسکولوں میں خواہ بڑے شہروں کے اسکولوں میں تعینات ہیں۔ یہہ لوگ دل وجان سے کوشش نہیں کرتے نہ پڑھانے میں دل لگاتے ہیں آرام طلبی کا بڑا شوق رکھتے ہیں۔ بزرگوں کا لحاظ بالکل نہیں کرتے بے ادبی حد سے زیادہ کرتے ہیں۔ اپنے کو بڑا عقلمند جانتے ہیں ایسی ایسی غفلت سے اسکول کی ترقی بالکل نہیں ہوتی جب طالب علم اسکول میں نہیں ہوتے ہیں تو یہہ حضرات تمام دن مکھیاں مارا کرتے ہیں یا کسی واہیات شغل میں یا کھیل تماشہ میں مشغول ہو جاتے ہیں یہہ ایسا کیوں ہوتا ہی۔ جہانتک مجھے معلوم ہی یہہ سبب ہی کہ ہندوستانی عیسائیوں نے تعلیم پائی مگر تربیت نہیں پائی۔ نہ تو اُنکے والدین نے نہ مشنری صاحبان نے اُنکی تربیت کیطرف کچھہ خیال کیا جیسے کہ تعلیم اور تربیت انگریز لوگ اپنے ملک میں حاصل کرکے یہاں آتے ہیں ویسی تعلیم و تربیت یہاں ہندوستانی عیسائیوں کی نہیں ہوئی ہی۔ چونکہ وہ بے تربیت یافتہ ہیں اسلئے اکثر انگریز ملازم سرکاری اُنکو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ یہہ قصور انجیل مقدس کا نہیں ہی کیونکہ پاک کلام میں حد سے زیادہ تہذیب اخلاق ادب قاعدہ فرمانبرداری شکرگذاری بزرگوں کی عزت کرنیکا جگہہ جگہہ فرمان پایا جاتا ہی۔ مگر جو قصور ہی والدین کا یا کہ اُستادوں کا خواہ وہ بورڈنگ میں یا نارمل سکول میں یا کسی جگہہ ہوں تربیت نہیں دی یہہ شکایت میں نے اکثروں سے جو ہندوستان میں اچھے کام کرنیوالے ہیں سنی اور خود بھی دیکھا ہی +

ہندو معلم بہت محنتی ہیں وہ اپنے کام کو دل وجان سے کرتے ہیں۔ خوش اخلاق اور ادب سے پیش آتے ہیں وہ خوش چلن بھی ہیں وہ انجیل مقدس بمقابل عیسائیوں سے اچھی پڑھا سکتے اور جانتے ہیں۔ اُنمیں کتنے ہی ایسے ہیں کہ وہ لوگ مسیح کو سچے دل سے پیار کرتے ہیں +

عیسائی تو عیسائی نام رکھکر مسیح خداوند کی تحقیر کرتے کراتے ہیں۔ اور ہندو معلم ہندو ہو کے مسیح خداوند کی توقیر کرتے ہیں۔ پس ہم خداوند کے اُس فرمان کو پیش کرتے ہیں دیکھو مرقس کا ۹ باب ۔۴۰۔ آیت +

جو ہمارا مخالف نہیں ہماری طرف ہی۔

راقم۔ ایک تجربہ کار از راجپوتانہ

خبر

کراچی اور حیدر آباد میں جناب پادری کھڑک سنگھ صاحب ساکن لاہور نے میکس دنسو ہال میں ۱۹ ڈسمبر سے ۲۲ ڈسمبر تک ہندو اور دیانندی مذہب کے ابطال اور مسیحی مذہب کے اثبات میں بہت عمدہ درس سنائے خصوصًا دیانندیوں کو خوب قائل کیا اور دیانند سرستی کی بھول اور دھوکے کی ٹٹیوں کو خوب ظاہر کیا۔ دونوں جگہوں میں کسی دیانندی پنڈت یا سادھو سے اُنکا جواب نہ ہو سکا۔ کوئی دیانندی شخص پنڈت جی کے مقابلہ میں کھڑا نہ ہو سکا (مثل ہی کہ مینڈک اپنے تن کو کتنا ہی پھلاوے پر ہاتھی کے قد کو کب پہنچتا ہی۔ یوں تو دیانندی دیانند کی بہت تعریف گاتے پھرتے تھے پر پنڈت جی کے سامنے نہیں گا سکے جب گھر خالی ہی جب بہت ڈھونڈ مچاتے ہیں پر جہاں گرہ پہنچی تب ایک بھی نظر نہیں آتا) اس تقریر کا سننے کے پڑھنیوالوں کو معلوم ہی کہ دیانند سرستی نے وید شاستر اور انجیل مقدس کے سمجھنے میں کتنی غلطیاں کی ہیں جس سے اُنکی علمیت ظاہر ہی یوں تو اُنکی علمیت کا حال ہمکو قبل ہی معلوم تھا پر پنڈت جی نے اُنکی غلطیوں کو اور بھی آشکارا کر دکھایا۔ اب دیانندی خواہ دیانند کی پیروی کریں خواہ انجیل مقدس کو قبول کریں انکو اختیار ہی۔ مگر یاد رکھیں کہ اُنکو اپنا حساب دینا ہی اور یہہ چاندی کی قلعی آزمایش کے دن اُنکے کسی کام نہ آویگی مال کھوٹا ٹھہریگا +

اگر کوئی بندۂ خدا پنڈت کھڑک سنگھہ صاحب کے سب درسوں کو جو کراچی اور لاہور اور جبلپور اور الہ آباد میں دیئے گئے ہیں معہ شلوک اور حوالجات کے ہندی زبان میں چھپوا دیوے کہ کتابیں ہو جاویں تو عوام کو بہت فایدہ ہوگا اور ان کتابوں سے بڑا کام نکلیگا +

راقم۔ العزیز۔ کراچی

منقولات

عالیجناب سید جمال الدین شاہ صاحب رومی

اور

ممالک روس۔ چین۔ کابل وغیرہ کی سیاحت

ناظرین جنکا نام نامی عنوان میں دیکھہ رہے ہیں وہ ایک باخدا۔ بے ریا۔ عابد۔ زاہد۔ مقدس اور معتبر بزرگ ہیں انکے علاوہ وہ ممالک یورپ۔ فرانس۔ اسٹریلیا۔ اسپین۔ برہما۔ چین۔ ختن۔ یارقند۔ بدخشاں۔ جاوا۔ ملایا۔ ہندوستان وغیرہ کے تجربہ کار سیاح ہیں جو اٹھارہ سال سے ہندوستان میں وارد ہیں آپ ٹرکی کی دارالسلطنت اسلامبول کے رئیس اور خاندان مقدس قادریہ کے روشن چراغ ہیں۔ آپکی عمر قریبًا ایک سو سال کی ہی۔ مگر خدا کے فضل سے ہر طرح تندرست و توانا ہیں

* ایڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہی۔

آپ آجکل سیاحت کے سلسلہ میں لاہور رونق افروز ہیں +

خوش قسمتی سے ہمیں بھی آپکی قدمبوسی کا فخر حاصل ہوا اُسوقت اور بھی بہت سے شرفاء لاہور کا مجمع آپ کے حصول نیاز اور سیاحت کی عجیب وغریب حالات سننے کے لئے حاضر تھا۔ سلسلہ گفتگو میں آپنے ممالک روس۔ چین۔ افغانستان کا مختصر تذکرہ فرمایا جسکو ہم ہندو مسلمان برٹش رعایا کیلئے علاوہ دلچسپی کے مفید تر سمجھکر لکھتے ہیں اور اُن آزاد جنٹلمینوں کے لئے جو آزادی کے دایرہ سے بڑھکر فرما دیتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ اپنی رعایا پر زیادتی کرتی ہے ایک قسم کا سبق ہے +

آپ نے سب سے پہلے روسی گورنمنٹ کا برتاؤ اپنی مسلمان رعایا کے متعلق بیان فرمایا کہ

روسی گورنمنٹ

اگر کوئی زار روس کی قوم کا آدمی کسی مسلمان کے گھر میں مداخلت بیجا کی نیت سے جانا چاہے تو اُس مسلمان کو ہرگز ہرگز یہہ جرات نہیں ہوگی کہ اُسے روکنے کا حوصلہ کرے۔ وہ شخص بلا تکلف اُسکے مکان میں داخل ہوکر اُسے حکم کریگا کہ جلد میرے لئے شراب وغیرہ بہم پہنچاؤ۔ اگر اُسنے حکم کی تعمیل کی تو خیر معاملہ رفت و گذشت۔ اگر اُسنے اپنے مذہبی اصول اور غیرت کے خیال سے مجسٹریٹ کے روبرو استغاثہ کیا تو مجسٹریٹ بعد تحقیقات یہہ فیصلہ دیگا کہ تم بھی اُسکے گھر میں اسی بے تکلفی کے ساتھ جا کر اُس کی عورت وغیرہ کو دیکھ سکتے ہو۔ اور شراب پینے یا پلانے کا کچھ مضائقہ نہیں۔ وغیرہ وغیرہ +

(کیا ایسی حالت میں ہم برٹش گورنمنٹ کو ابر رحمت نہ سمجھیں جسکے ہاں مذہبی معاملات میں کبھی کسی قسم کا کوئی دخل نہیں۔ گورنمنٹ کا عام قومی شخص تو کیا۔ اگر کوئی شاہی خاندان کا اعلیٰ ممبر بھی رعایا کے ساتھ ایسی حرکت کا مرتکب ہو تو وہ گوری۔ کالی رعایا کے ساتھ قانونی طور پر برابر سزا کا مستوجب ہو سکتا ہے۔ ایڈیٹر) +

اسکے بعد آپنے سلطنت چین کا مختصر تذکرہ اسطرح فرمایا کہ

گورنمنٹ چین

مجسٹریٹ کو پورے طور پر مذہبی معاملات میں دخل دینے کا اختیار حاصل ہے۔ چنانچہ مجسٹریٹ ایک مسلمان مولوی کو بلاکر یہہ حکم دیتا ہے کہ تم تمام علاقہ میں بر سر منبر یہہ منادی کردو کہ بیت اللہ میں اس قدر فاصلہ پر جاکر حج کرنا یا اعلان کردو کہ وہ لوگ اسی جگہہ پر کوئی مکہ بناکر ہمیشہ حج کیا کریں۔ مولوی بیچارہ مجسٹریٹ کے حکم کی تعمیل لازم سمجھکر تمام علاقہ میں اُس حکم کی منادی کریگا۔ اگر کسی نے کسی قسم کا عذر کیا تو وہ مستوجب سزا ہوتا ہے۔ ایسا ہی ایک شخص اگر کسی کو باہمی تنازعے کے باعث قتل کرڈالے تو اُسکے عوض اُسکے ہمسایہ لوگوں کو لوٹنے کے علاوہ مختلف مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اور اصل قاتل کے تفتیش کی کوئی پرواہ نہیں کیجاتی۔ وغیرہ وغیرہ +

(کیا ہندوستانی رعایا اپنے ہاں کوئی ایسی نظیر بتلا سکتی ہے؟ ہم زور سے کہتے ہیں کہ کبھی نہیں۔ ایڈیٹر) +

اسکے بعد آپنے افغانستان کے امیر عبدالرحمن خان کے برتاؤ کا تذکرہ فرمایا جو سب سے زیادہ عبرت انگیز ہے

گورنمنٹ افغانستان

امیر عبدالرحمن خان والی کابل کی بہت سی ظلم پسندیوں میں سے ایک ادنیٰ بات یہہ ہے کہ جو لوگ کسی طرح کے الزام لگاکر قید یا جلاوطن کئے گئے ہیں اُنکے زن و بچہ اسیر ہوکر قلعہ میں محبوس رہتے ہیں۔ اُنکے ساتھ عجیب نامعقول برتاؤ کیا جاتا ہے وہ یہہ کہ ایک دفعہ نمبروار عورات جوان کو حکم ہوتا ہے کہ پچاس یا ستر عورتیں فلان لشکر۔ فلان رسالہ۔ فلان رجمنٹ میں جائیں اور تمام رات وہاں رہیں حتیٰ کہ جبراً قلعہ سے نکالکر اُنکو فوجوں میں پہنچایا جاتا ہے جو صبح کو محبس خانہ میں داخل کیجاتی ہیں +

خاندانی مالدار معززین کو چھانٹ چھانٹ کر قید اور قتل کیا جاتا ہے۔ خفیف سے جرم پر آنکھیں نکلوائی جاتی ہیں۔ امیر کا خیال ہے کہ دولت رعایا کے لئے نہیں بلکہ صرف بادشاہ کے لئے ہے۔ رعایا کے پاس بافراط مال مویشی وغیرہ کا ہونا بھی پسندیدہ معلوم نہیں ہوتا +

امیر عبدالرحمن خان کی ذاتی رائے سے اسوقت تک افغانستان میں حکومت ہو رہی ہے۔ کسی مشیر یا وزیر کو کوئی دخل نہیں۔ سوائے اسکے کہ وہ امیر کے سامنے دوزانو ہوکر مؤدبانہ محض بے زبان ہوکر بیٹھیں۔ بلکہ امیر کے دربار کو اگر خونی دربار کہا جاوے تو کوئی ناموزوں بات نہیں دربار میں وہ شخص آپس میں چار آنکھیں نہیں کرسکتے یہانتک کہ گردن اونچی کرکے کوئی شخص بات نہیں کرسکتا۔ امیر کے کسی سوال کا جواب بھی دیا جاتا ہے تو بڑی دھیمی آواز سے گردن جھکائے ہوئے۔ وغیرہ +

(ناظرین! یہہ اسلامی سلطنت ہے جہاں ہر ایک طرح رعایا کی حقرسی اور عصمت کا خیال اصول ایمان میں مدنظر ہونا چاہیے۔ مگر سچ تو یہہ ہے کہ امیر کے اس درجہ ظلم و ستم نے نادر و چنگیز و ہلاکو خصوصاً حجاج بن یوسف وغیرہ کی ظلم پسندیوں کو بھلا دیا ہے۔ افغانستان میں اس وقت الغیاث کا شور مچ رہا ہے +

اب انصاف سے فرمایئے کہ برٹش گورنمنٹ کے ہاں کبھی ایسا برتاؤ ہوا؟ یہاں تو آزادی سے ہر ایک شخص سلطنت کے تمام نقائص کو ڈنکے کی چوٹ پورے طور پر ادنیٰ مجسٹریٹ سے لیکر پارلیمنٹ تک ظاہر کرکے اپنے خیال میں کامیاب ہو سکتا ہے +

ہاں ناظرین! آپکو معلوم ہو کہ یہہ وہی واجب التعظیم بزرگ سید صاحب ہیں جنکی نسبت اخبارات سول و ملٹری گزٹ وغیرہ نے ایک دفعہ شور مچایا تھا کہ "یہہ وسط ایشیا میں بطور ایک پولیٹکل مشن کے سیاحت کر رہے ہیں" اور اُنکی نسبت کامل تحقیقات کی بہت بڑی بھاری ضرورت بتلائی گئی تھی حالانکہ ایسے بے بنیاد خیالات کو آپکے ساتھ کوئی بھی نسبت نہیں۔ مگر اخبارات والے ہیں کہ بے تکی اور بے پرکی اڑانا اپنا کام سمجھتے ہیں +

ہم بشرط موقع مزید حالات آپ سے معلوم کرکے کسی دوسرے وقت بھی نذر ناظرین کرینگے۔ ایڈیٹر) +

دہلی پنچ

انتخاب اخبارات

پنجاب میں مسیحی مذہب کی ترقی - جناب پادری رابرٹ کلارک صاحب سکرٹری چرچ مشنری سوسائٹی پنجاب نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا کہ خدا کے فضل سے امرتسر مشن میں مسیحی دین کی ترقی خوب ہو رہی ہے - اگر ہم پچھلے چھ سالوں کے ساتھ اسوقت کا مقابلہ کریں تو مسیحیوں کی تعداد چوگنی بڑھ گئی ہے جسقدر کہ اس سے ۶ برس پہلے ایک سال میں لوگ مسیحی جماعت میں شریک ہوتے تھے سال گذشتہ میں اُس سے سات گنا زیادہ ہوئے ہیں - جسقدر کہ پہلے جوان لوگ ایک سال میں مسیحی ہوتے تھے پچھلے سال میں اُس سے ۵ گنا زیادہ ہوئے ہیں - اسوقت امرتسر مشن کے مسیحیوں کی تعداد چار ہزار پانچ سو پچاس ہے +

سُنا گیا کہ الور کی پبلک لیبریری جو آٹھ نو برس تک کامیابی کے ساتھ جاری رہی اور ریاست کے خاص و عام اُس سے مستفید ہوتے رہے اب تنزلی پر ہے. کتب خانہ کی الماری کا آئینہ توڑ کر کوئی چار روپیہ جو کل سرمایہ تھا لے گیا نورافشاں کی آٹھ کاپیاں ہفتہ وار جاتی تھیں اب بجائے آٹھ کے صرف تین رہ گئیں اور افسوس کی بات ہے کہ اُس لیبریری میں اب اودھ پنچ اور گلادوپیازہ وغیرہ اخبارات بجائے دینی و علمی اخبارات کے آنے لگے - ہمیں اُمید ہے کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب اسپر ضرور توجہ فرمائینگے - ہم اِس لیبریری کی نسبت زیادہ خبر سننے کے مشتاق ہیں +

ناظرین نے ایک ہندوستانی مسیحی بی بی کے حیدرآباد میں قتل ہونیکا حال پرچہ ہائے گذشتہ سے معلوم کیا ہوگا - ہم نے جیسا کہ جنوری ۸ کے نمبر میں لکھا تھا کہ ممکن نہیں کہ محمدی حکام ملزموں کی رعایت نہ کریں درحالیکہ ملزم معزز اشخاص اور اُنکے رشتہ دار ملازم باعزت دربار حیدرآباد کے ہیں - اور چونکہ مقدمہ مذکورہ حافظ سیّد احمد رضا خان صاحب کے اجلاس میں تھا - اور حیدرآباد ریکرڈ کی درخواست تھی کہ مقدمہ کو صاحب رزیڈنٹ اپنے ہاں منتقل کرا کے تحقیقات کریں - مگر افسوس ہے کہ حیدرآباد ریکرڈ کی صلاح نقارخانہ میں طوطی کی آواز کے مصداق ہوکر کسی نے نہ سُنی اور مقدمہ اُسی اجلاس میں رہا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ عبدالواحد جو ہر صورت سے بخیال پبلک مجرم تھا اور زیر ضمانت تھا بالکل بری کر دیا گیا - اِس ناانصافی سے پبلک میں ایک جوش پیدا ہوگیا ہے - اور بہت لوگ بلاتفریق قوم و مذہب چندہ کر کے پیروی مقدمہ کے لئے آمادہ ہیں - حیدرآباد ریکرڈ برابر چلا رہا ہے کہ انصاف کا خون ہو رہا ہے اور کوئی پُرساں نہیں ہمارے پاس اخبار مذکور کے وے سب پرچے جنمیں گواہوں اور ملزموں کا طویل بیان اور احمد رضا خان صاحب کا فیصلہ شایع ہوا ہے بھیجے گئے ہیں جنکا ترجمہ اگر مناسب معلوم ہوا تو ہدیہ ناظرین کرینگے جس سے معلوم ہوگا کہ حیدرآباد کے حکام محمدی کی کارروائی کیسی جانب داری پر ہو رہی ہے اور اُس ریاست میں کیونکر انصاف کا خون کیا جا رہا ہے +

کوکب ہند ناقل ہے کہ مسٹر ایس سمتھ صاحب نے ۴ دسمبر کو پارلیمنٹ میں ڈرانزڈیل صاحب کے مقدمہ کی نسبت دریافت کیا - سکرٹری آف سٹیٹ نے جواب دیا کہ گورنمنٹ ہند سے کل کاغذات طلب کئے جائینگے تاکہ واقعی کیفیت معلوم ہو - پولیس کے اہلکاروں کی تنخواہ میں سے پنشن کے لئے کچھ منہا نہیں کیا جاتا ہے +

ڈاکٹر پنٹیکوسٹ صاحب نے انگریزوں کے لئے نصیحت کے جلسے اختتام تک پہنچائے ہیں اور اب وہ ہر روز انگریزی تعلیم یافتہ ہندؤں کے لئے وعظ کیا کرینگے - ان جوانوں میں سے سیکڑوں آدمی نجات کے طالب اور حاجتمند ہیں اور پنٹیکوسٹ صاحب جانتے ہیں کہ انجیل کا علاج اُنکے لئے کافی ہے کہ اُنکو ابھی گناہ سے رہا کرے - صاحب موصوف نے تیس بنگالی عیسائی جوانوں کے نام چٹھیاں بھیجیں کہ اگر آپ اِس مبارک کام میں مدد دینگے تو بہتر ہوگا - اُنھا تیس جوانوں نے جواب دیا کہ ہم بدل و جان آپکے کام میں مدد دینگے +

جھنڈا مشہور ڈاکو کے مقدمات جو پہلے دنوں فیصل ہوئے اُنکی تحقیقات ازسرنو ہوگی - کیونکہ پہلی تحقیقات ناکافی ثابت ہوئی ہے - مسمی گھسیٹا کو جو پھانسی کا حکم دیا گیا تھا اُسکی نسبت بھی دوبارہ تحقیقات کا حکم ہوا - مسمی جسینا جو ڈاکوؤں کے گروہ میں گرفتار ہوا تھا اِس لئے رہا کیا گیا کہ اُسنے سرکاری مخبر ہونا منظور کر لیا تھا لیکن یہہ پھر سرونگر کی ڈکیتی میں گرفتار ہوا +

ایک صاحب شکایت کرتے ہیں کہ تعلیم کی ترقی سے ہند کو فائدہ تو ضرور متصور ہے مگر اُسی صورت میں جبکہ ہر ایک شخص تعلیم پاکر اپنے اپنے پیشہ میں عمدہ طور سے ترقی کرے نوکری ہی پر جب سب دیوانے ہو رہے ہیں تو اِس سے ہند کا سخت نقصان ہو رہا ہے سب پیشے جاتے رہے اور نوکری کے اُمیدوار زیادہ ہوگئے اور انہیں سب باتوں سے ملک مفلس ہوگیا - میں نے آجتک کسیکو نہیں سُنا کہ تعلیم پانے کے بعد اپنے پیشہ کو ترقی دینے پر متوجہ ہوا اور نکھد چاکری کی تلاش اور خواہش میں دربدر مارا پھرتا ہو - نظیراً ایک تعلیم یافتہ کا ذکر ذیل میں واسطے ملاحظہ ناظرین با تمکین کے لکھا جاتا ہے - ایک شخص کا ذکر ہے کہ اُسنے بنارس کالج میں بی اے کی ڈگری حاصل کی اور بعد اسکے بموجب ہدایت پرنسپل کے رُڑکی کالج میں پاس کیا لیکن باوجود اِن سب باتوں کے کوئی جگہہ اُسکو نہ ملی تب اُس نے آنریبل گرفتھ صاحب بہادر ڈائرکٹر ممالک مغربی و شمالی سابق پرنسپل بنارس کالج کے پاس ایک عرضی روانہ کی کہ بموجب حکم حضور کے میں نے رُڑکی کا امتحان بھی پاس کیا لیکن کوئی جگہہ نہیں ملتی - اُسکے جواب میں صاحب بہادر نے تحریر فرمایا کہ مجھکو تمہاری رائے پر نہایت افسوس ہوا - میں نے خیال کیا تھا کہ میرے شاگردوں میں تم بڑے لائق نکلے - لیکن اب مجھکو معلوم ہوا کہ تمکو باوجود

اسقدر استعداد کے بھی کچھ عقل نہ آئی کہ کیا علم حاصل کرنا اس غرض سے ہو کہ انسان غلامی کر کے اپنا پیٹ پالے۔ اگر تم عقلمند ہو تو اپنے باپ دادا کے پیشہ کو ترقی دو ✣ عام

دہلی پنچ مطبوعہ ۱۵ جنوری ناقل ہے۔ کہ سلطنت نظام حیدر آباد میں جو ایک عورت کی قتل کی واردات ہوئی تھی جسکی لاش پارسل میں بند ہو کر لاہور کو روانہ ہونیوالی تھی متعلق صاحب رزیڈنٹ نے حاکمان جوڈیشل سے کل کاغذات طلب کئے۔ رزیڈنٹ صاحب تحقیقات کرنیکے بعد کارروائی سے خوش نہ ہوئے۔ کیونکہ ایک بے مجرم کو رہا کر دیا گیا تھا ✣

روس کی مظلوم یہودی رعایا کی ہمدردی میں جو جلسہ لنڈن میں دھوم دھام کے ساتھ کیا گیا تھا اُسپر روس میں بڑی ناراضی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ غیر طاقت کو کیا اختیار ہے کہ روس کے انتظامی کاروبار میں دخل دے اور رائے زنی کرے۔ لنڈن سے جو ڈیپوٹیشن بخدمت زار روس روانہ کرنا تجویز ہوا ہے اُسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ زار روس اُسکو شرف حضوری عطا نہیں کرینگے۔ روس کا اخبار لکھتا ہے کہ انگلستان تو انگلستان اگر تمام یورپ کے ممالک میں اس قسم کے جلسے کئے جائیں تو روس جب بھی اپنی آزادی کی حفاظت آسانی سے کر سکتا ہے۔ ڈیپوٹیشن اگر آیا تو اُسکو کہا جائیگا کہ اپنی درخواست وزیر مُلکی کو دیدو ✣ عام

ایک اخبار لکھتا ہے کہ کابل میں جنگی تیاریاں بڑی سرگرمی کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ کارتوس اور دیگر آلات حرب وغیرہ کے بنانے میں خوب روپیہ صرف ہو رہا ہے اور امیر صاحب کو آجکل سوا اسکے اور کچھ خیال نہیں۔ یہہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہہ تیاری بلا کسی خاص غرض کے نہیں ہے مگر وہ خاص غرض کیا ہے ؟ ابھی پوری طرح پر معلوم نہیں کہ کابل کے باشندے یا ہندوستان کے بعض خوشامدی اسکی نسبت کچھ ہی خیال کریں اور کچھ ہی رائے دیں مگر ہم اپنی پیاری گورنمنٹ کو یہہ جتانا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ اس طرف سے بیفکر نہ رہے ✣

کہا جاتا ہے کہ ولیعہد روس کی واپسی کے بعد امیر کابل کو پشاور میں ضرور ہی مدعو کیا جائیگا۔ اور یہہ اس لئے کہ امیر صاحب کے دل پر کچھ خیالات مشتبہ پیدا ہو گئے ہیں کہ فی الاصل انگلستان اور روس تو ایک ہی ہیں۔ اور یہہ دونوں صرف ہمارے مُلک افغانستان کے ہڑپ کر جانے کو جنگ زرگری سے اپنی مخالفتوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ لہذا امیر صاحب کو پشاور میں مدعو فرما کے اُنکے دل سے یہہ خیالات بالکل رفع کر دیئے جائینگے ✣

کتا اور نانبائی۔ کسی موضع میں ایک کتے کا معمول تھا کہ ایک آنہ اپنے منہہ میں لیکے ایک روٹی کے لئے روز مرہ ایک نانبائی کی دوکان پر جاتا اور روٹی لے آتا تھا ایک دن نانبائی نے معمولی ٹھنڈی روٹی کے بجائے عمداً ایک گرم روٹی جو اُسی وقت تنور سے نکالی تھی کتے کے آگے رکھدی۔ کتے نے دیکھا کہ وہ نہایت گرم ہے روٹی کو چھوڑ دیا اور اُچھل کر میز پر سے آنہ لیکر چلا گیا۔ اُس روز سے کتا ایک دوسری دوکان سے روٹی لانے لگا اور یوں اُس نانبائی نے آنہ روز کا نقصان اُٹھایا حیوانوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کرنا برا ہے ✣

لیورپول میں اسلامی مسجد اور قبرستان بنانے کے لئے جنوبی ہندوستان میں جو چندہ جمع کرنا شروع کیا گیا ہے۔ گڑھوال کے ڈپٹی صاحب عزیز الدین احمد خان نے اُسکی مخالفت میں ایک چٹھی اخبار پایونیر میں شایع کرائی ہے اسمیں لکھا ہے کہ جس حالت میں اہل اسلام کا قومی کالج واقعہ علیگڈھ روپیہ کا ہر طرح سے محتاج ہے۔ اہل اسلام کو واجب نہیں ہے کہ انگلستان میں مسجد یا مقبرہ بنانے کے لئے روپیہ روانہ کریں مسلمانوں کو چاہئے کہ پہلے اپنے گھر کی ضرورتیں رفع کریں تب اپنی فیاضی کو غیر ملکوں میں پھیلائیں ✣ عام

نیشنل کانگرس کے اجلاس کلکتہ کی نسبت وہاں کا اخبار اردو گائیڈ لکھتا ہے کہ مسلمان ڈیلیگیٹوں نے نہایت ہی کشادہ پیشانی سے آنریبل سر سید احمد خان بہادر کے نام پر صلواتیں شروع کیں۔ دہلی کے نواب شمس الدین نامی نے تو سر سید کو منافق اور نفاق کا پھیلانیوالا لکھکر اپنی سپیچ تمام کی اور منشی صدر الدین دہلوی نے تو بجائے حضرات حاضرین جلسہ جنٹلمین اور لیڈیز کے ان کلمات تہذیب آمیز سے اپنی سپیچ شروع کی کہ نفاق کے پہا تما۔ ہٹ دھرمی کے باوا آدم۔ بے ایمانوں کے قبلہ گاہ آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر نفسانیت اور خود غرضی کو راہ دیکر کانگرس کی مخالفت کرتے اور مسلمانوں کو اس مفید قومی کانگرس کی شرکت سے باز رکھتے ہیں ۱۸۹۲ء میں نیشنل کانگرس کا جلسہ لنڈن میں ہوگا اور پھر آئرلینڈ کے دار السلطنت شہر ڈبلن میں ✣

کوہ نور مطبوعہ ۱۰ جنوری ناقل ہے کہ معذرت مندرجہ ذیل ایک مقامی دوست کی معرفت اخبار میں درج کئے جانیکی غرض سے ہمارے پاس پہنچی ہے ہم بجنسہ اُسکو ذیل میں درج کرتے ہیں :-

چونکہ مظہر پنڈت سالگ رام ایڈیٹر و مالک اخبار خیر خواہ کشمیر نے ایک مضمون اپنے اخبار مطبوعہ ۲۶ اکتوبر ۹۰ء میں شایع کیا تھا جس میں واقعات مبینہ درباره اُس سلوک کے جو تقریب عید کے موقع پر رہتک کے ہندوں کے ساتھ ہوا درج تھا۔ غلط تھے۔ اور جو رائے اُن بیانات پر میں نے لگائی تھی وہ واجباً فساد کی تحریک دلانے والی قرار دی گئی ہے اور اس سے لوگوں کو گورنمنٹ کیطرف سے بدخواہ اور فساد برپا کرنے کی تحریک کا جرم ہوتا ہے جسب دفعہ ۱۲۴ (الف) مجموعہ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہے۔ اور چونکہ گورنمنٹ نے چاہا ہے کہ میں اُن واقعات مبینہ کی تردید کروں اور اُن رایوں کی نسبت جو میں نے لگائیں اپنا افسوس ظاہر کروں۔ ورنہ اس جرم کی بابت فوراً مواخذہ ہوگا۔ اور یہہ موقعہ معافی جو گورنمنٹ نے مجھے دیا ہے میں نے منظور کر لیا ہے۔ اس لئے میں تحریر ہذا کی رو سے خواہش مذکورة الصدر کی تعمیل کرتا ہوں اور نہ دل سے بلا کسی شرائط کے واقعات مبینہ مندرجہ مضمون مذکور اور اُس پر اپنی رائے لگائی ہوئی کا افسوس ظاہر

کرتا ہوں اور بذریعہ اس تحریر کے بلا شرط تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اول الذکر غلط اور مغالطہ دہ تھی اور موخر الذکر محض ناجایز اور نامناسب۔ رقیمہ نیاز بندہ پنڈت سالگ رام کول ✦

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

محاصل انگلستان ۱۸۹۰ء کے اخیر نو مہینوں میں تخمینہ سے ڈیڑھ کروڑ زیادہ تھا۔ آئندہ سال کے بجٹ میں انگلستان کی آمدنی میں دو کروڑ کی بچت پیش ہوگی ✦

برمنگھم انگلستان میں ایک بھاری توپ بنائی گئی ہے۔ یہہ توپ چھ سو پونڈ کا وزنی گولہ تین میل دور تک مار سکتی ہے۔ اس سے بھاری توپ ابتک نہیں بنائی گئی ✦

سُنا جاتا ہے کہ یہودی لوگ گورنمنٹ روس کو عرضی دینا چاہتے ہیں کہ اُنکے حقوق روسی رعایا کے برابر کئے جائیں۔ گورنمنٹ روس اس عرضی کو روک رہی ہے کہ لوگ اس پر دستخط نہ کریں ✦

زار روس نے ۱۳۰ گھوڑے اور ۴۸ فولادی توپیں شاہ ایران کو بھیجی ہیں۔ شاہ ایران اُنکے مطابق اپنے توپخانہ کو آراستہ و مضبوط کرینگے ✦

مسٹر پارنل کو اہل امریکہ نے ۷۵ ہزار ڈالر پر ایک سو لکچر دینے کی درخواست کی مسٹر پارنل نے منظور نہ کیا کیونکہ پولٹیکل مصروفیت اجازت نہیں دیتی ✦

لنڈن میں دو مرد تین عورتیں مصنوعی سکہ بنانے میں گرفتار کئے گئے۔ پولیس نے مکان پر حملہ کیا۔ انہوں نے مقابلہ کیا۔ دروازے توڑ کر پولیس اندر داخل ہوئی۔ مصنوعی سکے کئی ادھ بنے معہ آلات و دیگر سامان گرفتار کئے گئے ✦

سلطان روم نے قسطنطنیہ وغیرہ میں کئی زنانہ مدرسے جاری کئے ہیں۔ موجودہ سلطان سلطانہائے سابق سے زیادہ تر تہذیب پسند اور علم دوست ہیں ✦

امیر کابل وجع مفاصل سے سخت تکلیف میں ہیں پہلے انکو کبھی ایسی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی وجہہ سے جلال آباد میں آنے کا ارادہ ملتوی کیا گیا ہے ✦

چین کے مقام جنگ ٹونگ میں دیسی عیسائیوں کا قتل عام ہوا۔ بیس دیسی عیسائی قتل ہوئے۔ مکان جلائے گئے۔ حاکم نہ روک سکے ✦

شاہ سیام نے گورنمنٹ ہند کے ساتھ حد بندی قایم کرنا آخر کار منظور کیا۔ سرحد سیام پر جو چوکیاں مقرر تھیں وہ اُٹھالی گئیں۔ یہہ فوجی چوکیاں انگریزی جماعت حد بندی کو روکنے کے لئے مقرر کی گئی تھیں ✦

وزیر ہند سیالکوٹ اس بات کو ناپسند کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے ولیعہد روس کو ہندوستان میں آکے کھلم کھلا سیر کرنے کی اجازت دی۔ سرکار سادہ لوح بھولی بھالی روسیوں کے دم میں آجاتی ہے ✦

۱۸۹۰ء میں جیلخانجات ہندوستان کے قیدیوں کی دستکاری سے گورنمنٹ ہند کو ۱۲ لاکھ سے زیادہ روپیہ وصول ہوا۔ محکمہ ٹھگی کے متعلق بھی ایک مدرسہ دستکاری جاری ہے جس سے ۱۰ ہزار روپیہ علاوہ آیا ✦

سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ایام حج میں جسقدر لوگ امراض وبائی میں مبتلا ہو کر بمقام مکہ عالم فانی سے کوچ کر گئے اُنکی تعداد ۳۰ ہزار تھی ✦

گورنمنٹ ہند کی کونسل میں شادی صغیر سنی کے مسئلہ پر عنقریب مسودہ قانونی مرتب ہو کر پیش ہونیوالا ہے۔ ولایت سے اس امر کی تحریک ہو گئی ہے اور اب بہر حال قانون پاس ہوگا ✦

حضور وایسراے نے نیشنل کانگرس کی رائے عمر رضامندی کے بارہ میں دریافت فرمائی۔ مسٹر فیروز شاہ مہتی اس بات کو پیش کرنے والے تھے۔ معلوم نہیں انجام کیا ہوا ✦

پیسہ اخبار لاہور مطبوعہ ۱۷ جنوری رقمطراز ہے۔ کہ اندازہ کیا گیا ہے کہ آج تمام دنیا میں بائیبل کی بیس کروڑ جلدیں چھپی ہوئی ہیں۔ تاحال بیبل کا ترجمہ قریب تین سو پچاس مختلف بازبانوں میں ہو چکا ہے ✦

گورنمنٹ پنجاب نے ولیعہد زار روس کی ہمراہی کے لئے پنجاب پولیس سے مسٹر چارلس براؤن ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو منتخب کیا ✦

میجر ڈرمنڈ صاحب انسپکٹر افواج ریاستہائے دیسی فی الحال جموں میں تشریف رکھتے ہیں۔ سُنا گیا کہ وہ آئندہ ہفتہ میں چار روز کے لئے کپور تھلہ کو جائینگے ✦

بمبئی میں جس مکان کے گرنے سے ۵۰ آدمی ہلاک ہوئے تھے اُسکے مالک اور معمار دونوں پر مقدمہ قایم کیا گیا ہے کہ کیوں ایسا خراب مصالحہ لگایا تھا جو اسقدر جلدی گر گیا اور اتنے آدمیوں کو لے مرا ✦

حیدر آباد ہندو سوشیل ریفارم کی جماعت نے اپنی رضامندی ظاہر کی ہے کہ ہندو لڑکیوں کی تعداد عمر شادی ۱۲ برس قرار دیجائے۔ جماعت مذکور نے اس بارہ میں گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ایک درخواست روانہ کی ہے ✦

کرنل ٹولٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ ریاستہائے مغربی راجپوتانہ۔ اور سر جن میجر ہینڈلی رزیڈنسی سرجن جیپور کو سٹار آف انڈیا کا اور منشی کشوری لال انسپکٹر پولیس راجپوتانہ کو رائے بہادر کا خطاب عنایت ہوا ✦

بمبئی کے نیچے سمندر کے کنارے پر ایک بند لگایا جائیگا اس کام میں ۵۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اسکی لمبائی ایک کوس اور اونچائی ۱۱۸ فیٹ اور چوڑائی ۱۰۳ فیٹ ہوگی ✦

بنارس میں گورنمنٹ کے انتظام آبکاری کے برخلاف بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ رام کالی چودھری صاحب میر مجلس جلسہ تھے مسٹر کین ممبر پارلیمنٹ نے بڑے زور شور سے تقریر کی ✦

کلکتہ میں مشہور ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ اِسسال ماہ اپریل تک شملہ کو تشریف نہ لیجائیگی۔ وجہ یہہ ہے کہ حضور ویسرائے اور لیڈی لینسڈون صاحبہ اس مقام کو پسند نہیں فرماتی +

لکھنؤ۔ ایک بدمعاش ساکن جھنوائی ٹولہ نے کسی کھتری کے ۱۳ سالہ لڑکے کو فریب دیکر اپنے مکان میں لا اُسکا زیور اُتار لیا مقدمہ زیر تحقیقات ہے +

افسوس کی بات ہے کہ اڈیٹر طوطی ہند میرٹھ کو اپیل کرنے پر بھی کچھ فایدہ نہ ہوا۔ سزائے سابقہ بحال رہی۔ یعنی چھ ماہ قید اور پانسو روپیہ جرمانہ +

جیلخانہ نظام جو گول کنڈہ میں ہے اُسمیں قیدیوں نے نقب زنی کی اور قریب چھ قیدی پہرے والوں سے ہتھیار چھینکر فرار ہو گئے۔ لوگوں نے تعاقب کیا مگر صرف ایک قیدی گرفتار ہوا +

فوجی محکمہ اس امر کی تجویز کر رہا ہے کہ ہندوستان میں ریلوے خدمات کے لئے فوج کی کمی کو پورا کیا جاوے۔ حال میں جو سرحد پر ریلوے لین کی زیادتی ہوئی ہے وہاں فوج کی بھی زیادتی کی جاوے +

سول و ملٹری گزٹ میں دو ہفتے سے متواتر یہہ خبر شایع ہو رہی ہے۔ کہ سرحد کوہاٹ پر آفریدیوں کی سرکوبی کے لئے انگریزی فوج جلد تر بڑھنے والی ہے +

مدراس کا اخبار لکھتا ہے کہ دریائے کرشنا کے ریلوے پل کی نسبت وہاں کے دیہاتی لوگوں میں اس افواہ سے خوف چھا رہا ہے کہ اُس پل کی بنیاد میں انسانی قربانی کیواسطے چند آدمیوں کو قتل کرنیکی ضرورت ہوگی +

یہی اخبار لکھتا ہے کہ بوجہ عدم جواز شادی بیوگان اسقاط حمل کے جرایم زیادہ واقع ہوتے ہیں۔ رفیق الاخبار اسکی تائید کرتا ہے کہ اسمیں کچھ شک نہیں ہے +

شفاخانہ لاڈوہ میں ۱۸۹۰ء میں قریب تین سو بیماران اندرونی اور قریب ۱۴ ہزار بیماران بیرونی کا علاج ہوا۔ ڈاکٹر کارلیٹن صاحب بہادر اور ڈاکٹر جیون مل کی کوششیں لایق تعریف ہیں +

اب کے جلسہ نیشنل کانگرس کلکتہ میں پنجاب کے لوگ بہت کم شریک ہوئے۔ برخلاف اسکے محمڈن ایجوکیشنل کانگرس الہ آباد میں پنجاب کے لوگ زیادہ تھے +

بابو رامچندر بنگالی نے ۴ جنوری کو کپورتھلہ میں غبارہ کے اڑنے کا تماشا دکھلایا۔ ۷ منٹ میں غبارہ دو میل اونچا چڑھا اُسوقت اُسنے چھاتا لگایا اور غبارہ کو چھوڑ دیا اور چھاتے کے ذریعہ صحیح سلامت زمین پر اُترا +

بڑی خوشی کی بات ہے کہ اخبار کوہ نور پر جو ڈاکٹر حافظ بخش صاحب کی طرف سے مقدمہ لائبل کا دایر تھا وہ منشی محرم علی صاحب چشتی کی کوشش سے صلح و صفا کے ساتھ فیصل ہو گیا +

ہانگ کانگ کے انگریزی اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے اڈیٹر صاحب مسٹر آر۔ الف سمتھ صاحب کو مقدمہ لائبل مسٹر جے ٹی منی نٹ صاحب میں ۶ ماہ قید سخت کی سزا ملی +

راجہ صاحب ملکدی پر گورنمنٹ ناراض ہوگئی ہے۔ انکی نسبت شبہ پیدا ہوا کہ وہ نانیتا بھیل ڈاکو کو پناہ دیتے تھے۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ وہ ۲ سال تک حدود ہوشنگ آباد سے باہر نہ جائے +

نوخیز مہاراجہ جیند کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انکی تعلیم کا انتظام ایچیسن کالج لاہور میں کیا جائیگا۔ مگر قیصر الاخبار اس تجویز سے مخالف ہے +

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے سٹی کالج کلکتہ کو بطور امداد ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ یہہ کالج ہندوستانی رؤسا و امرا کے چندہ سے قایم ہوا ہے +

اخبار منصری جالندھر ناقل ہے کہ محرر تھانہ سٹی سیالکوٹ جو بمقدمہ جرم دفعہ ۲۷۷ تعزیرات ہند معطل تھا وہ ایک سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا +

موضع لساڑہ تحصیل پھلور ضلع جالندھر میں بوقت شب چوروں نے نقب لگائی۔ مال مسروقہ لیکر ابھی جانے نہ پائے تھے کہ عورت صاحب خانہ نے کہا کہ میں تم سب کے نام جانتی ہوں صبح تڑکے گھر پہنچا دوں گی۔ اس خوف سے چوروں نے اُس عورت کا کام تمام کیا اور آپ رفوچکر ہوئے +

قصبہ قصور کے لنڈا بازار میں ۴ ماہ حال کو ایک عورت نہایت بیرحمی سے ہلاک کی گئی جسکا الزام ایک فقیر پر لگایا جاتا ہے جو اسکے گھر آیا جایا کرتا تھا۔ اسنے غیرت کے سبب اسکا سر قلم کر دیا +

راولپنڈی میں ایک شخص یک چشم گرفتار کیا گیا ہے جو دھتورہ وغیرہ تیل کے لڈوں میں لوگوں کو کھلا کر بیہوش کرکے انکے کپڑے اُتار کر رفوچکر ہو جاتا تھا +

ترنتارن میں چھ برس گذرے ایک مشن ہوس بنایا گیا تھا۔ اب یہاں کے مسیحیوں کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ ۱۱ جنوری کو یہاں پادری کلفرڈ صاحب نے ایک عورت کو بپتسمہ دیا +

جنڈیالہ۔ جو مس صاحبات ولایت سے تشریف لا کر اس ملک میں کام کرنے کے لئے ہندوستانی زبان سیکھ رہی تھیں وے تینوں امتحان میں پاس ہو گئیں ہم اس کامیابی پر انہیں مبارکباد دیتے ہیں +

کرنل ہالرائڈ صاحب سابق ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب لاہور سے ۲ جنوری کو روانہ ولایت ہوگئے۔ اہل پنجاب انکے نام نامی کو ہمیشہ عزت کے ساتھ یاد رکھینگے +

لاہور میں ولیعہد روس کی رونق افروزی پر عمدہ دھوم دھام ہوئی۔ ریلوے سٹیشن خوب سجا ہوا تھا۔ پلیٹ فارم پر حضور لفٹنٹ گورنر بہادر معہ سٹاف اور حکام و دیگر رؤسائے استقبال کیا اور تزک و احتشام سے سوار کرکے گورنمنٹ ہوس کو لیگئے +

ضلع جہلم میں اور پنڈی میں لوگ ٹڈیوں کی کثرت سے سخت تنگ ہیں۔ اسقدر بارش ہوئی ایسے جاڑے پڑے لیکن یہہ بدستور ہیں

سرکاری خبریں

سرافراز خان بی اے اور دمودر داس بی اے امیدواران عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی جنہوں نے کامیابی سے امتحان مقابلہ جو اکتوبر ۱۸۹۰ء میں ہوا تھا پاس کیا ضلع گوجرانوالہ و امرتسر میں واسطے سیکھنے کام بندوبست کے تعینات کئے گئے ہیں۔

دیوان نرائن ناتھ اسسٹنٹ کمشنر ملتان کو دس یوم کی رعایتی رخصت از ابتدائے ۱۹ جنوری ۱۸۹۱ء عطا کی گئی۔

شیخ امیر علی قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی کوہاٹ کو تبدیل کئے گئے۔

تار کی خبریں

دہلی۔ ۱۲ جنوری آج صبح کو ساڑھے دس بجے کے بعد ولیعہد زار بگھی میں سوار ہو کر قطب صاحب کو روانہ ہوئے اور تیسرے پہر ساڑھے چار بجے واپس تشریف لے آئے۔ اسوقت ٹیلری صاحب کی دوکان پر ہندوستانی ساخت کی چیزوں کے مجموعہ کو بہت دیر تک ملاحظہ فرمایا۔ ہز امپیریل ہائینس نے دہلی میں بہت ہی فضول خرچی کی ہے۔

دوسرا کارسپانڈنٹ رقمطراز ہے کہ کل صبح کی حاضری کھانے کے بعد ولیعہد زار کشمیری دروازہ کی راہ سے شہر میں داخل ہوئے لوتھین روڈ سے ہوتے ہوئے پرانے میگزین اور ڈاکخانہ کے پاس سے گذرے اور قلعہ اور حویلی سلیم کا ملاحظہ فرمایا۔ بعدازاں جامع مسجد کی سیر کی اور شہر کے گرد چکر لگاتے ہوئے موری دروازہ کی راہ سے لڈلو کیسل کو ٹفن کے وقت واپس تشریف لے آئے۔ تیسرے پہر کو گاڑی میں سوار ہو کر باؤنڈ کی سیر کی۔ محاصرہ کرنیوالے توپخانوں کے مورچوں اور فتحگڈھ کا ملاحظہ فرمایا۔ آج دن کے ۱۱ بجے کشمیری دروازہ سے شہر میں داخل ہوئے اور دہلی دروازہ سے باہر کو جاتے ہوئے پُرانے قلعہ اور فیروز شاہ کی لاٹھ ملاحظہ کی۔ پھر اوکھلے کی سڑک سے ہوتے ہوئے نظام الدین کے قریب ہمایوں کے مقبرہ کی سیر کی۔ ان مقامات کو دیکھکر ہز امپیریل ہائینس کو مقبرہ صفدر جنگ کی سیر کرائی گئی اور پھر آگے چلکر قطب صاحب پہنچے اور ٹفن تناول فرمایا۔ بعد ٹفن قطب صاحب اور گرد و نواح کی اشیائے دلچسپ کا ملاحظہ ہوا۔ اور تیسرے پہر کو یہ پارٹی لڈلو کیسل میں واپس آگئی۔

ہز امپیریل ہائینس اپنے رفقا سمیت آج شام کے آٹھ بجے پرائیویٹ طور سے لاہور کو روانہ ہوئے۔

الہ آباد۔ ۱۵ جنوری لفٹنٹ کرنیل ملس جو افواج خدمت سلطانی کے چیف انسپکٹر ہیں اس ہفتہ میں وہ کاٹھیاوار کو روانہ ہونگے تاکہ بھاؤنگر اور جوناگڈھ کی فوجوں کا ملاحظہ کریں۔

اشتہار

خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ لال کوٹھی واقعہ مابین جیلخانہ و مشن کمپونڈ برسر سڑک جسمیں پہلے عیسائی لڑکیوں کا بورڈنگ اسکول تھا خواہ کُل یا اسکے حصے اگر کوئی شخص چاہے کرایہ پر لے سکتا ہے۔ اس کوٹھی کے دو حصے ہیں اور بیچ میں ایک صحن ہے۔ اسکے جانب دکھن چار کمرے ہیں اور جانب شمال ایک مسقف دار ویرانڈہ ہے۔ جانب مشرق دو کمرہ ہائے نشست گاہ ہیں اور تین کمرے خوابگاہ ہیں۔ جانب مغرب تین بڑے اور چار چھوٹے کمرے علاوہ غسل خانوں کے ہیں۔ باہر مرغی خانہ اور دو بیت الخلا اور ایک کنواں ہے اور گرد کی زمین بھی کوٹھی کے ساتھ یا علیحدہ کرایہ پر مل سکتی ہے۔ جو شخص لینا چاہے لودیانہ مشن کی کوٹھی پر جاکے مس انڈریو صاحبہ سے اسکے کرایہ وغیرہ کا تصفیہ کرے۔

المشتہر مس انڈریو صاحبہ

لودیانہ

گذشتہ نمبر میں ہم نے یہاں ایک اچھی بارش ہو جانیکی اور پھر بھی گاہ بگاہ ابر ہونیکی خبر لکھی تھی۔ اس موسم سرما میں ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ بہت دفعہ بخوبی بارشیں ہوئیں۔ مگر ۱۶ تاریخ ماہ حال کو یکایک بوقت صبح بادل گھر آئے اور شام تک لگاتار جھڑی لگی رہی۔ شام سے صبح تک مینہ کے ساتھ اس شدت کی ہوا چلنی شروع ہوئی کہ آندھی و طوفان کہنا ذرا مبالغہ نہیں معلوم ہوتا۔ اکثر خام مکانات گر گئے اور بہت درختوں اور پرندوں کا نقصان ہوا۔ ۱۷ تاریخ کو بھی تمام دن برستا رہا اور بمقدار چار ماشہ اولے بھی بہت پڑے اور یقین کیا جاتا ہے کہ ایسا غیر معمولی موسم بارش جاڑوں کے ایام میں ہوا ہوگا۔ سچ تو یوں ہے کہ ساون بھادوں کا نقشہ بارش حال ہی نظر آگیا۔ ۱۷ کی شام سے بارش بند ہوگئی بادل کھل گئے اور آسمان صاف ہو لیکن سردی بشدت پڑتی ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس طوفانی رات میں بمحلہ ڈھولیوال ایک کوٹھے میں تین یتیم بھائی بہن جنکی عمر آٹھ برس سے لیکر بارہ برس تک ہوگی سوتے تھے۔ کوٹھا نیا بنا ہوا تھا۔ تاہم شہتیر ٹوٹا اور چھت گر گئی۔ گرنے کا دھماکا سُنکر اہل محلہ ادھر اُدھر سے دوڑے اور انبار ہٹانا شروع کیا۔ اور دیکھا کہ دو چھوٹے بہن بھائی جو ایک چارپائی پر سوتے تھے بالکل مردہ ہیں لیکن اُنکا بڑا بھائی جو دوسری چارپائی پر سویا ہوا تھا کسیقدر مضروب ہوا لیکن جان بچ گئی ہر زندہ نکالا گیا۔ سُنتے ہیں کہ وہ بڑا لڑکا محنت مزدوری وغیرہ کرکے ان دونوں متوفی بچوں کی پرورش کرتا تھا۔ کیا ایسے واقعات دیکھنے اور سننے سے خوف

واسطے پادری ای ایم ویری صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب مینیجر کے اہتمام سے چھپا